بائبل اور قرآن کی روشنی میں جوبلی کی روایت کا جائزہ

ڈاکٹر عبدالرشید قادری☆
ڈاکٹر مطلوب احمد رانا☆☆

Abstract:

"Jubilee comes from Hebrew Yobhel "rams horn," which was used as a trumpet to proclaim the jubilee, a year of emancipation and restoration (every fifty years). The period of fifty years is called a Jubilee. There is no record of the actual beginning of the Jubilee in Bible nor of its actual ending. Tradition relates that the fifteenth year after the entering of the Israelites into the land of Canaan was the first year of the first Jubilee period. Tradition likewise states that the observance of the Jubilee year was discontinued after the conquest of Samaria by Shalmaneser. The land returns to its original owner.

The Jubilee year did not consider in Islamic history it is unlawful tradition according to Quran and Sunnah."

جوبلی سے مراد

جوبلی (یوبلی) عبرانی زبان میں یوبل بمعنی ''مینڈھے کا سینگ'' نرسنگا کو کہا جاتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے جوبلی یوبل نامی شخصیت سے منسوب ہے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کی آٹھویں پشت میں سے تھے۔ یوبل کے باپ کا نام لمک تھا اور وہ متوسا ایل کا بیٹا تھا اس کے باپ کا نام تحویا ایل تھا۔ وہ عیراد کے بیٹے تھے۔ ان کے باپ کا نام حنوک تھا وہ قائن (قابیل) کے بیٹے تھے۔ اور قائن حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ جیسا کہ ''پیدائش'' میں تذکرہ موجود ہے:

☆ لیکچرار، شعبۂ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، ایضاً

''سو قائن خداوند کے حضور سے نکل گیا اور عدن کے مشرق کی طرف نود کے علاقہ میں جا بسا اور قائن کے ہاں حنوک ہوا اور حنوک سے عیراد پیدا ہوا اور عیراد سے محویاایل پیدا ہوا اور محویاایل سے متوساایل پیدا ہوا اور متوساایل سے لمک پیدا ہوا اور لمک دو عورتیں بیاہ لایا ایک کا نام عدہ اور دوسری کا نام ضلہ تھا اور عدہ کے ہاں یابل پیدا ہوا وہ ان کا باپ تھا جو خیموں میں رہتے اور جانور پالتے ہیں اور اس کے بھائی کا نام یوبل تھا وہ بین اور بانسلی بجانے والوں کا باپ تھا''(۱)

یوبل بنیادی طور پر چرواہا تھا اس نے ایک مرتبہ بکری کا سینگ خشک کر کے بجانا شروع کر دیا۔ جب سینگ بجایا تو اس سے مختلف قسم کی آوازیں نکلیں۔ یوبل نے اس کا نام نرسنگا رکھا۔ چنانچہ تاریخ میں یوبل ہی کو موسیقاروں کا باپ کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے موسیقی کی ابتدا کی تھی۔ یوبل کو بانسلی بجانے والا بھی کہتے ہیں۔ دوسرے لوگ جو موسیقی میں دلچسپی رکھتے تھے، اس کے گرد جمع ہو گئے تو اس نے انہیں بھی نرسنگا بجانا سکھایا یہاں تک کہ وہ نرسنگا پھونکنے والوں کا استاد بن گیا۔ پھر جب لوگ فصل کاٹنے کی ابتدا کرتے تو یوبل ہی کو دعوت دیتے تھے کہ وہ نرسنگا پھونک کر فصل کاٹنے کا افتتاح کرے۔ جب کسی کی شادی ہوتی تھی یا نکاح کی رسم ادا ہوتی تو یوبل ہی نرسنگا بجا کر شادی کو چار چاند لگاتا اور جب کوئی چھوٹا بڑا میلہ ہوتا تو یوبل نرسنگا پھونک کر میلے کا افتتاح کرتا تھا۔ یہاں تک کہ تہوار منانے کے لیے نرسنگا پھونکا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یوبلی سال میں سارا سال نرسنگا پھونکا جاتا ہے۔

"The New Lexicon Webster's Dictionary" نے جوبلی کی وضاحت یوں کی ہے کہ:

''50 سالہ تقریبات کا جشن Golden Jubilee اور 25 سالہ تقریبات کا جشن "Silver Jubilee" اور 60 سالہ تقریبات کا جشن "diamond Jubilee" کہلاتا ہے۔

Jubilee: کا ماخذ بائبل سے معلوم ہوتا ہے۔ جس میں Exodus کے باب میں ایک طویل عرصہ کے بعد بنو اسرائیل کو فرعون سے رہائی نصیب ہوئی تو جوبلی تقریبات منانے کا انتظام کیا گیا۔ موجودہ دور میں ایک خاص عرصہ کے لیے دنیاوی تقریبات کے جشن کے لیے "Jubilee" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔''(۲)

'American Heritage Dictionary of the English language' میں جوبلی کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جوبلی خاص تقریبات کا نام ہے، بالخصوص پچاسویں سال کی تقریبات کو جوبلی کہا جاتا ہے۔

"Specially celebrated anniversary, especailly a 50th anniversary. A season or an occasion of joyful celebration. Often Jubilee Bible in the Hebrew scriptures a year of rest to be observed by the Israelites every 50th year, during which slaves were to be set

free, alternated property restored to the former owners and the lands left."(3)

جوبلی کی ابتداء

موسیقی کی ابتداءان دو بھائیوں (یابل اور یوبل) سے ہوئی تھی۔گولڈن جوبلی کی تقریبات میں جوسات سبت کے بعد والے سال یعنی پچاسویں سال نرسنگے پھونک کر ابتداء کی جاتی ہے۔اس لیے اہل کتاب اسے جوبلی یا یوبلی کا سال کہتے ہیں۔بائیبل کا بیان اس بارے میں یوں ملتا ہے۔

"اور ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو تمہارا مقدس مجمع ہو،اس میں کوئی خادمانہ کام نہ کیا جائے ،یہ تمہارے لیے نرسنگے پھونکنے کا دن ہے۔"(۴)

یعنی ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو نرسنگے پھونکنے کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔گولڈن جوبلی کے سال کے دوران مندرجہ ذیل احکام پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے،جیسا کہ پادری خیر اللہ نے وضاحت کی ہے۔

۱۔ آزادی کی منادی: ہر عبرانی غلام جو اپنے ہم وطن کا غلام تھا آزاد کیا جاتا۔قانون کے مطابق ایک غلام کی قیمت یوبلی کے سال کی نزدیکی کی نسبت سے متعین کی جاتی۔

۲۔ وہ آبائی زمین جو کسی نے غریبی کی وجہ سے بیچی یا گروی رکھی اس سال واپس کر دی جاتی،لیکن یہ قانون صرف ان زمینوں کے لیے تھا جو شہر سے باہر ہوتیں۔لادیوں کی زمین کے لیے یہ قانون شہر کے اندر اور باہر دونوں قسم کی زمینوں پر لاگو تھا۔زمین کی قیمت بھی یوبلی کے سال کی نزدیکی کی نسبت سے طے ہوتی تھی۔

۳۔ اس سال زمین کو آرام کرنے دیا جاتا اور بغیر کاشت کے چھوڑ دیا جاتا۔(۵)

سبت کے سال کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے منسوب احکام کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے۔

''اور خداوند نے کوہِ سینا پر موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ جب تم اس ملک میں جو ملک تم کو دیتا ہوں،داخل ہو جاؤ تو اس کی زمین بھی خداوند کے لیے سبت کو منائے۔تو اپنے کھیت کو چھ برس بونا اور اپنے انگورستان کو چھ برس چھانٹنا اور اس کا پھل جمع کرنا۔''

لیکن ساتویں سال زمین کے لیے خاص آرام کا سبت ہو یہ سبت خداوند کے لیے ہو،اس میں تو نہ اپنے کھیت کو بونا اور نہ اپنے انگورستان کو چھانٹنا اور نہ خودرو فصل کو کاٹنا اور نہ ہی بے چھٹی تاکوں کے انگوروں کو توڑنا،یہ زمین کے لیے خاص آرام کا سال ہو اور زمین کا یہ سبت تیرے اور تیرے غلاموں اور تیری لونڈیوں اور مزدوروں اور ان پردسیوں کے لیے جو تیرے ساتھ رہتے ہیں۔تمہاری خوراک کا باعث ہوگا اور اس کی ساری پیداوار تیرے چوپایوں اور تیرے ملک اور جانوروں کے لیے خورش ٹھہرے گی۔(۶)

مندرجہ بالا احکام سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ

چھ برس زمین کاشت کرنے کے بعد ساتویں برس زمین کاشت نہ کی جائے بلکہ یہ سبت کا سال ہوگا۔سبت کا سال آرام کا ہوگا۔اس سال زمین کی فصل حتیٰ کہ خودرو فصل بھی نہیں کاٹنی اور زمین کو خالی چھوڑنا فائدہ مند ہے۔

گولڈن جوبلی کے متعلق بائبل کے احکامات

گولڈن جوبلی سے مراد پچاسواں سال ہے۔پچاسویں سال کے بارے میں بائبل میں احکامات یوں بیان ہوئے ہیں:

> ''اور تو برسوں کے سات سبتوں کو یعنی سات گنا سات سال گن لینا اور تیرے سارے برسوں سات سبتوں کی مدت کل انچاس سال ہونگے۔تب تو ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو بڑا نرسنگا زور سے پھنکوانا اور تم کفارہ کے روز اپنے مالک سے یہ نرسنگا پھنکوانا اور تم پچاسویں برس کو مقدس جاننا اور تمام ملک میں سب باشندوں کے لیے آزادی کی منادی کرانا کہ تمہارے لیے یوبلی ہو اس میں تم سے ہر ایک اپنی ملکیت کا مالک ہو اور ہر شخص اپنے خاندان میں پھر شامل ہو جائے۔وہ پچاسویں برس تمہارے لیے یوبلی ہو تم اس میں کچھ نہ بونا اور نہ اسے جو اپنے آپ پیدا ہو جائے کاٹنا اور نہ بے چھٹی تاکوں کا انگور جمع کرنا کیونکہ وہ سال یوبلی ہوگا سو وہ تمہارے لیے مقدس ٹھہرے تم اس کی پیداوار کو کھیت سے لے کر کھانا''۔(۷)

مندرجہ بالا احکام بیان کرتے ہوئے گولڈن جوبلی کی مدت انچاس سال بتائی گئی ہے۔اور پچاسویں سال کو تقریبات کا سال قرار دیا گیا ہے۔پچاسویں سال کے ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو بڑا نرسنگا زور سے پھونک کر افتتاح کیا جاتا ہے۔پچاسویں سال کو مقدس جانتے ہوئے آزادی کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور جوبلی مبارک کہا جاتا ہے۔اس سال زمین کاشت نہیں کی جاتی اور اگر خودرو فصل ہو جائے تو اسے بھی نہیں کاٹا جاتا۔بنو اسرائیل میں جو شخص اس پر عمل کرتا ہے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور جو نافرمانی کرے گا یعنی ان احکامات پر عمل نہیں کرے گا اس کو سزا ملے گی۔مزید اسی باب میں اس کی خرید و فروخت کے احکام بتائے گئے کہ کیسے جوبلی سال کے دوران زمین کی خرید و فروخت کی جائے۔

> ''اس سال یوبلی میں تم میں سے ہر ایک اپنی ملکیت کا پھر مالک ہو جائے اور اگر تو اپنے ہمسایہ کے ساتھ کچھ بیچے یا اپنے ہمسایہ سے کچھ خریدے تو تم ایک دوسرے پر اندھیر نہ کرنا یوبلی کے بعد جتنے برس گذرے ہوں ان کے شمار کے موافق تو اپنے ہمسایہ سے اسے خریدنا اور وہ اسے فصل کے برسوں کے شمار کے مطابق تیرے ہاتھ بیچے۔جتنے زیادہ برس ہوں اتنا ہی دام زیادہ کرنا اور جتنے کم برس ہوں اتنی ہی اس کی قیمت گھٹانا۔کیونکہ برسوں کے شمار کے موافق وہ ان کی فصل تیرے ہاتھ بیچتا ہے۔اور تم ایک دوسرے پر اندھیر نہ کرنا بلکہ تو اپنے خدا سے ڈرتے رہنا کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں''۔(۸)

جو بلی کے سال میں خرید وفروخت کا عجیب فلسفہ بیان کیا گیا ہے اس کے بعد اگر زمین خرید یا فروخت کی جائے تو جو بلی سال کو بنیاد بنا کر دوبارہ اصل مالک کو واپس کر دی جائے گی۔ لیکن اگر زیادہ سال فروخت کنندہ نے اپنے پاس رکھی تو اس زمین کی قیمت کم ادا کرنی پڑے گی اور اگر کم سال رکھی تو زمین کی قیمت زیادہ کی جائے گی۔ یہ صرف اور صرف یہودیوں کے نزدیک جو بلی سال کا تحفہ ہے۔

سبت کے ساتویں زمین کاشت نہ کرنے اور آرام کے سال کا انتظام کیسے ہوگا، اس بارے میں بائبل میں بتایا گیا ہے کہ چھٹے سال پیداوار میں برکت دی جائے گی تو غلہ اتنا پیدا ہوگا کہ مزید تین سال کھانے کی گنجائش ہوگی۔ جیسا کہ احبار میں بیان ملتا ہے۔

''تو تم میری شریعت پر عمل کرنا اور میرے حکموں کو ماننا اور ان پر چلنا۔ تو تم اس ملک میں امن کے ساتھ بسے رہو گے اور زمین پھلے گی اور تم پیٹ بھر کر کھاؤ گے اور وہاں امن کے ساتھ رہا کرو گے اور اگر تم کو خیال ہو کہ ہم ساتویں برس کیا کھائیں گے۔ کیونکہ دیکھو ہم کو نہ تو بونا ہے اور اپنی پیداوار کو جمع کرنا ہے۔ تو میں چھٹے ہی برس ایسی برکت تم پر نازل کروں گا کہ تینوں سال کے لیے کافی غلہ پیدا ہو جائے گا اور آٹھویں برس پھر جوتنا بونا اور پچھلا غلہ کھاتے رہنا بلکہ جب تک نویں سال کے بوئے ہوئے کی فصل نہ کاٹ لو اس وقت تک وہی پچھلا غلہ کھاتے رہو گے۔ اور زمین ہمیشہ کے لیے بیچی نہ جائے کیونکہ زمین میری ہے اور تم میرے مسافر اور مہمان ہو۔ بلکہ تم اپنی ملکیت کے ملک میں ہر جگہ زمین کو چھڑا لینے دینا۔''(۹)

بائبل میں سبت کے سال کی مشکلات کا حل، غلہ اور خوراک کے انتظام کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ بھوکے رہ جائیں، بلکہ سبت مناتے ہوئے فائدے میں رہیں۔ مزید بائبل میں بیان کیا گیا کہ جو بلی سال کے لیے غریب اور زمین فروخت کنندہ کے لیے رعایت ہے کہ اس کو اس کی متعلقہ زمین واپس کی جائے۔

''اور اگر تمہارا بھائی مفلس ہو جائے یا جائیداد اور اپنی ملکیت کا کچھ حصہ بیچ ڈالے تو جو اس کا سب سے قریبی رشتہ دار ہے وہ آ کر اس کو جسے اس کے بھائی نے بیچ ڈالا ہے چھڑائے اور اگر اس آدمی کا کوئی نہ ہو جو اسے چھڑائے اور وہ خود مالدار ہو اور اس کے چھڑانے کے لیے اس کے پاس کافی ہو۔ تو وہ فروخت کے بعد برسوں کو لے کر باقی دام اس کو جس کے ہاتھ زمین بیچی ہے پھیر دے، تب وہ پھر اپنی ملکیت کا مالک ہو جائے۔ لیکن اگر اس میں اتنا مقدور نہ ہو کہ اپنی زمین واپس کرا لے تو جو کچھ اس نے بیچ ڈالا ہے وہ سال یوبلی تک خریدار کے ہاتھ میں رہے اور سال یوبلی میں چھوٹ جائے تب یہ آدمی اپنی ملکیت کا پھر مالک ہو جائے۔''(۱۰)

بائبل میں جو بلی کے سال کے لیے مختلف قوانین واضح کئے گئے ہیں۔ کہ خرید وفروخت میں

کیسے کیسے چھوٹ ہوگی جیسا کہ احبار میں بیان ہوا ہے۔

''اور اگر کوئی شخص رہنے کے ایسے مکان کو بیچے جو اسی فصیل دار شہر میں ہو تو وہ اس کے بک جانے کے بعد سال بھر کے اندر اندر اسے چھڑا سکے گا یعنی پورے ایک سال تک وہ اسے چھڑانے کا حقدار رہے گا۔ اور اگر وہ پورے ایک سال کی میعاد کے اندر چھڑایا نہ جائے تو اس فصیل دار شہر کے مکان پر خریدار کا نسل در نسل دائمی قبضہ ہو جائے اور وہ سال یوبلی میں بھی نہ چھوٹے۔لیکن جن دیہات کے گرد کوئی فصیل نہیں ان کے مکانوں کا حساب ملک کے کھیتوں کی طرح ہوگا وہ چھڑائے بھی جا سکیں گے اور سال یوبلی میں وہ چھوٹ بھی جائیں گے۔تو بھی لاویوں کے جو شہر لاوی اپنی ملکیت کے شہروں کے مکانوں کو چاہے کسی وقت چھڑا لیں۔اور اگر کوئی دوسرا لاوی ان کو چھڑائے تو وہ مکان جو بیچا گیا اور اس کی ملکیت کا شہر دونوں سال یوبلی میں چھوٹ جائیں کیونکہ جو مکان لاویوں کے شہروں میں ہیں وہی بنی اسرائیل کے درمیان لاویوں کی ملکیت ہیں۔ان کے شہروں کو نواحی کے کھیت نہیں بک سکتے کیونکہ وہ ان کی دائمی ملکیت ہیں۔''(۱۱)

مزید بائبل میں حکم دیا گیا کہ یوبلی سال کی برکت سے کوئی بنو اسرائیل اپنے اسرائیلی کو خریدے تو اس سے غلاموں جیسا سلوک نہ کرے اور جوبلی سال میں اس کو آزاد کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے خاندان کی طرف لوٹ جائے۔

''اور اگر تیرا کوئی بھائی تیرے سامنے ایسا مفلس ہو جائے کہ اپنے کو تیرے ہاتھ بیچ ڈالے تو تو اس سے غلام کی مانند خدمت نہ لینا۔ بلکہ وہ مزدور اور مسافر کی مانند تیرے ساتھ رہے اور سال یوبلی تک تیری خدمت کرے۔اس کے بعد وہ بال بچوں سمیت تیرے پاس سے چلا جائے اور اپنے گھرانے کے پاس اور اپنے باپ دادا کی ملکیت کی جگہ کو لوٹ جائے۔''(۱۲)

بائبل میں غلامی اور غربت کا تدارک و قانون واضح کیا گیا ہے ورنہ یوبلی سال جو کہ بنو اسرائیل کی گولڈن جوبلی کا سال ہوتا ہے وہ خود بخود چھوٹ جائے گا۔

''اور اگر کوئی پردیسی یا مسافر جو تیرے ساتھ ہو دولت مند ہو جائے اور تیرا بھائی اس کے سامنے مفلس ہو کر اپنے آپ کو اس پردیسی یا مسافر کے خاندان کے کسی آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالے، تو بک جانے کے بعد وہ چھڑایا جا سکتا ہے۔اس کے بھائیوں میں سے کوئی اسے چھڑا سکتا ہے۔یا اس کا چچا یا تاؤ یا اس کے چچا یا تاؤ کا بیٹا یا اس کے خاندان کا کوئی اور آدمی جو اس کا قریبی رشتہ دار ہو وہ اس کو چھڑا سکتا ہے یا اگر وہ مالدار ہو جائے تو وہ اپنا فدیہ دے کر چھوٹ سکتا ہے۔وہ اپنے خریدار کے ساتھ اپنے کو فروخت کر دینے کے سال سے لے کر سال یوبلی تک حساب کرے اور اس کے بکنے کی قیمت برسوں کی تعداد کے مطابق ہو، یعنی اس کا حساب مزدور کے ایام کی طرح اس کے ساتھ ہوگا۔اگر یوبلی

کے ابھی بہت سے برس باقی ہوں تو جتنے روپوں میں وہ خریدا گیا تھا اُن میں سے اپنے چھوٹنے کی قیمت اتنے ہی برسوں کے حساب کے مطابق پھیر دے اور اگر سال یوبلی کے تھوڑے سے برس رہ گئے ہوں تو وہ اس کے ساتھ حساب کرے اور اپنے چھوٹنے کی قیمت اتنے ہی برسوں کے مطابق اسے پھیر دے۔ اور وہ اس مزدور کی طرح اپنے آقا کے ساتھ رہے جس کی اجرت سال بسال ٹھہرائی جاتی ہو اور اس کا آقا اس پر تمہارے سامنے سختی سے حکومت نہ کرنے پائے اور اگر وہ ان طریقوں سے چھڑایا نہ جائے تو سال یوبلی میں بال بچوں سمیت چھوٹ جائے۔ مصر سے نکال کر لایا ہوں میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔''(۱۳)

بنو اسرائیل کے میراث کے قوانین کو یوبلی سال سے منسلک کیا گیا ہے۔ جیسا کہ گنتی میں وضاحت کی گئی ہے:

''اور بنی یوسف کے گھرانوں میں سے بنی جلعاد بن مکیر بن منسی کے آبائی خاندانوں کے سردار موسیٰ اور ان امیروں کے پاس جا کر جو بنی اسرائیل کے آبائی خاندانوں کے سردار تھے کہنے لگے کہ خداوند نے ہمارے مالک کو حکم دیا تھا کہ قرعہ ڈال کر یہ ملک میراث کے طور پر بنی اسرائیل کو دینا اور ہمارے مالک کو خداوند کی طرف سے حکم ملا تھا کہ ہمارے بھائی صیلافحاد کی میراث اس کی بیٹیوں کو دی جائے۔ لیکن اگر وہ بنی اسرائیل کے اور قبیلوں کے آدمیوں سے بیاہی جائیں تو ان کی میراث ہمارے باپ دادا کی میراث سے نکل کر اس قبیلہ کی میراث میں شامل کی جائیں گی جس میں وہ بیاہی جائیں گی۔ اور جب بنی اسرائیل کا سال یوبلی آئے گا تو ان کی میراث اسی قبیلہ کی میراث سے ملحق کی جائے گی جس میں وہ بیاہی جائیں گی یوں ہمارے باپ دادا کے قبیلہ کی میراث سے ان کا حصہ نکل جائے گا۔''(۱۴)

"Insight on the Scriptures" میں "Jubilee" کی تاریخ، رسومات، قواعد کا خلاصہ یوں بیان کیا گیا ہے۔

گولڈن جوبلی کا شمار بنی اسرائیل کا اس مبارک سرزمین پر آنے سے کیا جاتا ہے اور مینڈھے کا سینگ بجا کر استقبال کیا جاتا ہے اور پچاس سالوں کے دوران گولڈن جوبلی سال میں انسانیت کی آزادی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ساتویں سال آرام کا ہوتا ہے۔ جب انچاس سال گزر جاتے ہیں تو زمین کو مکمل آرام دیا جاتا ہے خداوند کی مہربانی ہوتی ہے کہ اڑتالیسویں سال زیادہ پیداوار ہوتی ہے جو مزید دو سالوں کے لیے کافی ہوتی ہے۔ بنی اسرائیل گولڈن جوبلی کو مکمل تہوار کی حیثیت سے مانتے ہیں۔ اس سے ان کی ایمان کی تکمیل ظاہر ہوتی ہے۔ عبرانی غلاموں کو آزاد کیا جاتا ہے۔ تمام فروخت شدہ زمینیں واپس کر دی جاتی ہیں یعنی میراث اصل کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔ مفلس اور کمزور کی مدد کی جاتی ہے۔ مقروض کی امداد

کی جاتی ہے۔ معاشی غم سے نجات ملتی ہے۔ گویا گولڈن جوبلی بنی اسرائیل کے لیے خوشیاں، آزادی، کفارہ، غم سے نجات، امداد باہمی، عبادات، رسومات اور باہمی خیر خواہی کا سال ہوتا ہے۔ قوانین کا اطلاق، خداوند کی خوشنودی حاصل کرنے، خدمتِ خلق اور میراث کی حفاظت گولڈن جوبلی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بنی اسرائیل میں گولڈن کی ابتداء کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔

"Starting the count of years with the entry of the Israelites into the Promised land their first Jubilee year began in Tishri of 1424 B.C.E. Between the time of entering the Promised land in 1473 B.C.E and the fall of Jerusalem in 607 B.C.E. The Israelites were obligated to celebrate 17 Jubilees. But it is a sad commentary on their history that they did not appreciate Jehovah as their King. They eventudly violated his commands, including the Sabbath laws, and saffered the loss of the blessings he arranged for them. Their failure brought reproach on God before the nations of the world and hundred them from realizing the excellence of his theocratic government"(15)

سلور اور گولڈن جوبلی اہلِ کتاب کی عیدیں ہیں۔ اگرچہ یہ بڑی عیدیں ہیں اور کافی عرصہ کے بعد ان کی تقریبات ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ ان کی چھوٹی چھوٹی عیدیں بھی ہوتی ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کیا تھا کہ میری دو عیدیں ہیں چھ دن کام کاج کیا جائے، ہر ساتویں دن خاص آرام کا اور مقدس مجمع کا سبت ہے۔

جوبلی کی تقریب خاص موقع پر منائی جاتی ہے۔ عہدِ عتیق میں ہے کہ یہود ہر پچاسویں سال جوبلی کی تقریبات مناتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ سات سبت گزارنے کے بعد یہ خوشی کے اظہار کے لیے تقریب ہوتی ہے۔

ایک سبت کا عرصہ سات سال کا ہے۔ سات سبت انچاس (49) سال کے ہوتے ہیں۔ اس لیے یہود اگلے سال جوبلی کی تقریبات کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہود جوبلی سال کے دوران غلاموں کو آزاد کرتے ہیں۔ مقروض کا قرض معاف کر دیتے ہیں، خریدی ہوئی زمین اصل مالک کو واپس کر دیتے ہیں۔ جوبلی کے سال کھیتی باڑی نہیں کرتے، زمین کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں، سارا سال تقریبات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہود اور ان کی زمین پر خدا کی حکومت قائم ہے۔

سبت یہودیوں کی چھٹی کے دن کا نام ہے۔ قرآن مجید میں بیان ہوا:

وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا(۱۶)

ترجمہ: (اور ہم نے ان سے کہا ہفتہ کے دن میں زیادتی مت کرو۔ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا)

مندرجہ بالا آیت کی رو سے سبت کا دن یہود کے لیے فرض قرار دیا گیا ہے۔قرآن مجید میں سبت کے بارے میں یہود کا اختلاف یوں بیان کیا گیا ہے:

''السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ''(۱۷)

ترجمہ: (سبت تو ہم نے اُن لوگوں پر مسلط کیا تھا جنھوں نے اس کے احکام میں اختلاف کیا تھا)

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ ان سے مراد اہلِ کتاب (یہود اور عیسائی) کا سبت کے بارے میں اختلاف ہے۔اس کی وجہ قرآن کریم میں یوں بیان ہوئی ہے:

''اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ''(۱۸)

ترجمہ: (انھیں یاد دلاؤ وہ واقعہ کہ وہاں کے لوگ سبت کے دن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں سبت ہی کے دن اُبھر اُبھر کر سطح پر اُن کے سامنے آتی تھیں اور سب کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھی)

مزید سورہ البقرہ میں بھی ارشاد فرمایا گیا ہے:

''وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ''(۱۹)

ترجمہ: (اور تم جانتے ہو کہ جن لوگوں نے ہفتہ کے دن سرکشی کی تھی تو ہم نے ان کو کہا کہ ذلیل و خوار بندر بن جاؤ)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے مزید سزا کا تذکرہ یوں کیا ہے:

''لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ''(۲۰)

ترجمہ: (جیسے ہم نے ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی)

قرآن مجید کے مطابق بطور سزا جن لوگوں نے یوم سبت کی خلاف ورزی کی تھی انھیں بندر بنا دیا گیا تھا،لیکن بائبل کی رو سے سبت کی حرمت کی وجہ بتاتے ہوئے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات سے فارغ ہو کر ساتویں دن آرام کیا۔شریعتِ اسلام میں اس عقیدے کے بارے کوئی گنجائش نہیں ہے۔قرآن کریم میں صرف اتنا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔جیسا کہ سورۃ قٓ میں بیان ہوا ہے:

''وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ''(۲۱)

ترجمہ: (ہم نے زمین و آسمانوں کو اور ان کے درمیان کی ساری چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کر دیا اس سے کوئی تکان لاحق نہ ہوئی)

ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے یوم سبت کے بارے میں یوں جائزہ پیش کیا ہے:

''سبت ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں یہ دن بنی اسرائیل کے لیے مقدس قرار دیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اور اولادِ بنی اسرائیل کے درمیان پشت در پشت تک دائمی عہد کا نشان قرار دیتے ہوئے تاکید کی تھی کہ اس روز کوئی دنیوی کام نہ کیا جائے، گھروں میں آگ تک نہ جلائی جائے، جانوروں اور لونڈی، غلاموں تک سے کوئی خدمت نہ لی جائے اور یہ کہ جو شخص اس ضابطہ کی خلاف ورزی کرے اسے قتل کر دیا جائے۔''(۲۲)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے یہودیوں پر پابندیوں اور سختیوں کو سبت سے منسوب کرنے کے بارے میں یوں رائے دی ہے:

''سبت یہودیوں کے لیے مخصوص تھا اور ملت ابراہیمی میں حرمت سبت کا کوئی وجود نہ تھا کیونکہ اس بات کو خود کفار مکہ بھی جانتے تھے۔ اس لیے صرف اتنا ہی اشارہ کرنے پر اکتفا کیا گیا کہ یہودیوں کے ہاں سبت کے قانون میں جو سختیاں تم پاتے ہو یہ ابتدائی حکم میں نہ تھیں بلکہ بعد میں یہودیوں کی شرارتوں اور احکام کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے ان پر عائد کر دی گئی تھیں''(۲۳)

جوبلی کی تقریبات کا تعلق اسلامی رسم و رواج سے نہیں ہے۔ یہ تو رومن کیتھولک اور یہودیوں کی عبادات ہیں۔ ان رسومات یا روایات کا تذکرہ قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ہے۔ پھر سوچنا چاہیے کہ مسلمان ان رسومات یا گولڈن جوبلی کی تقریبات کا اہتمام کیوں کرتے ہیں اس میں لمحۂ فکریہ ہے۔ ضروری ہے کہ مسلمان صرف اور صرف اسلامی تشخص کو اختیار کریں جو ان کی اصل پہچان ہے۔

حوالہ جات

۱۔ کتاب پیدائش باب۴: ۱۷۔۲۱
2. The New Lexicon Publications., Inc. New York: 1988, P.527
3. The American Heritage Dictionary of the English Language, 4th Edition Hunghton Millin Company 2009, P.327
۴۔ گنتی باب ۲۹: ۱
۵۔ پادری ایف ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور: ۱۹۹۳ء، ص ۱۱۵۸
۶۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۱۔۶
۷۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۷۔۱۱
۸۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۱۲۔۱۶
۹۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۱۷۔۲۸
۱۰۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۲۴۔۳۲
۱۱۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۲۸۔۳۳
۱۲۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۳۴، ۳۹۔۴۰
۱۳۔ کتاب احبار باب ۲۵: ۴۱، ۴۸۔۵۵
۱۴۔ گنتی باب ۳۶: ۱۔۴
15. Insight of the scriptures international Bible Students Association, U.S.A: 1988 VOL:II P:123
۱۶۔ النساء ۴: ۱۵۴
۱۷۔ النحل ۱۶: ۱۲۴
۱۸۔ الاعراف ۷: ۱۶۳
۱۹۔ البقرۃ ۲: ۶۵
۲۰۔ النساء ۴: ۴۷
۲۱۔ ق ۵۰: ۳۸
۲۲۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، سیّد، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور: ۱۹۸۶ء، ۲/۹۰
۲۳۔ ایضاً، ۲/۵۸۱